اکتوبر 2009

ایگریکلچر مارکیٹنگ
راؤنڈ اپ

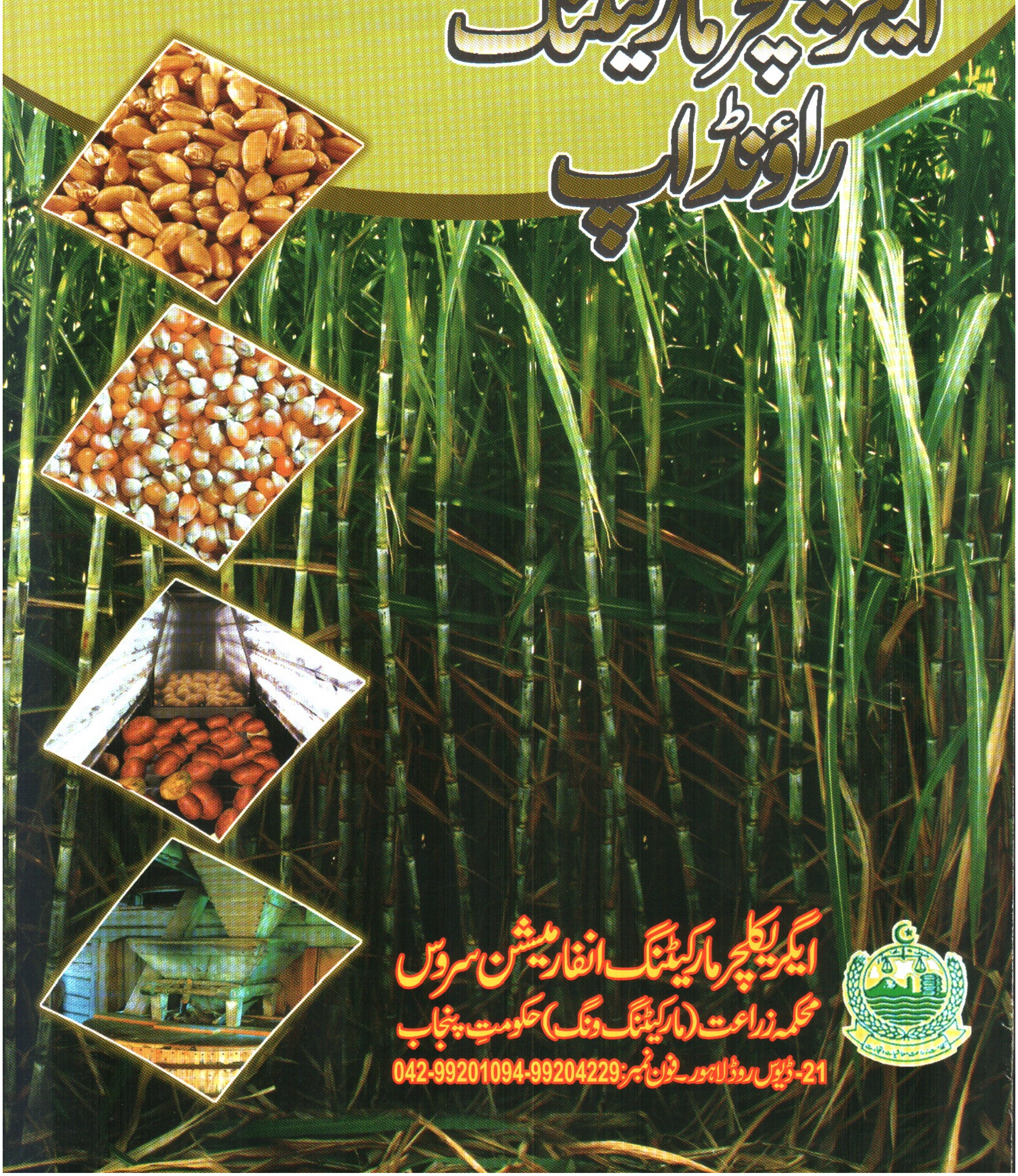

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس
محکمہ زراعت (مارکیٹنگ ونگ) حکومتِ پنجاب
21- ڈیوس روڈ لاہور۔ فون نمبر: 042-99201094-99204229

مارکیٹنگ راؤنڈ اپ

اکتوبر 2009

زیرِ نگرانی:

طاہر خورشید

سپیشل سیکرٹری ایگریکلچر مارکیٹنگ پنجاب، لاہور

انتظام:

محمد سعید ہاشمی

ڈائریکٹر زراعت (معاشیات وتجارت) پنجاب، لاہور

مرتب:

محمد اجمل

پراجیکٹ منیجر ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

پنجاب، لاہور

پیش لفظ

محکمہ زراعت مارکیٹنگ ونگ پنجاب، لاہور ہر ماہ مارکیٹنگ راؤنڈاپ شائع کرتا ہے جس میں پنجاب کی مقامی منڈیوں کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی منڈیوں میں زرعی اجناس کی قیمتوں کا موازنہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف زرعی اجناس جس میں گندم، مکئی، چاول، گنا وغیرہ کے عالمی سطح پر پیداوار، استعمال، برآمد اور اُس کے موجودہ ذخائر کا تقابلی جائزہ بھی موجود ہوتا ہے۔ پنجاب کی بڑی منڈیاں لاہور، فیصل آباد، سرگودھا، ملتان، گوجرانوالہ، اوکاڑہ، راولپنڈی اور رحیم یار خان سے روزانہ کی بنیاد پر زرعی اجناس کی قیمتیں روزانہ کی بنیاد پر اکٹھی کی جاتی ہیں۔ اِن قیمتوں کو اکٹھا کرنے کے بعد موجودہ ماہ کی اوسط قیمتوں کا گزشتہ ماہ کے ساتھ اور گزشتہ سال کے اُسی ماہ کے ساتھ موازنہ گراف اور گوشوارہ کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے زرعی اجناس کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ کا باآسانی جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ زرعی اجناس کی مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں میں رسد، طلب اور اُن کی قیمتیں کو مدنظر رکھتے ہوئے سفارشات بھی مرتب کی جاتی ہیں۔ مارکیٹنگ راؤنڈاپ کاشتکاروں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کیا جاتا ہے تاکہ اُن کو زرعی اجناس کی مارکیٹنگ کے بارے میں آگاہ کیا جاسکے۔ مارکیٹنگ راؤنڈاپ سے زرعی اجناس کے کاروبار سے منسلک اشخاص، برآمد کنندگان، حکومتی اہلکار، ملز مالکان اور پالیسی میکر بھی فائدہ اُٹھاسکتے ہیں۔ لہذا مارکیٹنگ راؤنڈاپ کے قارئین سے التماس ہے کہ وہ اس ماہانہ راؤنڈاپ کو بہتر بنانے کے لئے اپنی قیمتی تجاویز سے آگاہ کریں تاکہ ان تجاویز کو مدنظر رکھ کر مارکیٹنگ راؤنڈاپ کو مزید بہتر کیا جاسکے۔ قارئین اس سلسلہ میں اپنی تجاویز محکمہ کی ویب سائیٹ www.amis.pk یا محکمہ کی ٹال فری لائن 0800-51111 پر بھی ریکارڈ کرا سکتے ہیں۔

طاہر خورشید
سپیشل سیکرٹری ایگریکلچر مارکیٹنگ
پنجاب، لاہور

گندم

گندم ملک میں باقی اجناس کی نسبت سب سے زیادہ پیدا کی جانے والی جنس ہے اور پاکستان میں بطور بنیادی خوراک استعمال کی جاتی ہے۔ ملکی معیشت میں گندم کا حصہ 2.8 فیصد ہے۔ سال 2008-09 کے دوران ملک میں گندم 2239 (ہزار ایکڑ) پر کاشت کی گئی جس سے 23302 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ گندم کی ریکارڈ پیداوار حکومت کی طرف سے گندم کی قیمت کو 950 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ امدادی قیمت میں اضافے کی وجہ سے کاشتکاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور انہوں نے زیادہ رقبہ پر گندم کاشت کی۔ جس سے پاکستان کو گندم کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی۔ حکومت کی طرف سے گندم کی فصل کے لئے بروقت اور اہم اقدامات اور کسان کی محنت سے پاکستان گندم کی پیداوار میں خودکفیل ہوگیا۔ زیادہ پیداوار کے باوجود حکومت نے چھوٹے کاشتکاروں سے زیادہ سے زیادہ گندم خریدی تاکہ انہیں اپنی پیداوار کا جائز معاوضہ مل سکے۔ گندم کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے رواں سال میں گندم کی قیمت 950 روپے فی من برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور گندم کی خریداری کے ہدف میں 10 لاکھ ٹن کا اضافہ کردیا ہے۔ گزشتہ سال کے خریداری ہدف 65 لاکھ ٹن کو بڑھا کر 75 لاکھ ٹن کردیا گیا ہے۔ جبکہ گزشتہ سال حکومت نے کاشتکاروں سے کئے گئے وعدے کے مطابق 92 لاکھ ٹن گندم خریدی۔ پاکستان میں گندم کا فی کس ماہانہ استعمال 8.20 کلوگرام ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر حکومت ہر سال گندم کو آنے والے دنوں کے لئے مختلف حکومتی اداروں کے ذریعے ذخیرہ کرتی ہے۔ گراف میں اِمسال اور گذشتہ سال میں گندم کی قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

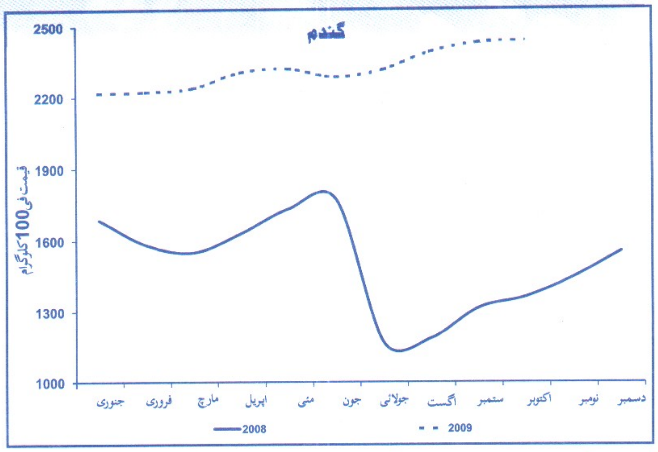

سال 2007 میں گندم کی مجموعی عالمی پیداوار 609 ملین ٹن تھی۔ گندم کی پیداوار میں پاکستان دنیا کا چھٹا بڑا ملک ہے اور پاکستان گندم کی مجموعی عالمی پیداوار کا 3.875 فیصد پیدا کرتا ہے جبکہ چین 18.09 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، بھارت 12.337 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور امریکہ 8.830 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ انٹرنیشنل گرین کونسل کی اکتوبر کی رپورٹ کے مطابق سال 2008-09 میں دنیا میں اجناس کی مجموعی پیداوار 1793 ملین ٹن ہوئی جو کہ سال 2007-08 کے اجناس کی مجموعی پیداوار سے 96 ملین ٹن زیادہ رہی۔ 2008-09 کے گندم کی مجموعی عالمی پیداوار 687 ملین ٹن کے قریب تھی جو کہ سال 2007-08 کی گندم کی مجموعی پیداوار سے 78 ملین ٹن زیادہ ہے۔ جبکہ سال 2009-10 کے دوران گندم کی مجموعی عالمی پیداوار کا اندازہ 667 ملین ٹن لگایا گیا ہے۔ جو کہ پچھلے سال کی نسبت 20 ملین ٹن کم ہے۔ اکتوبر کے دوران گندم کی عالمی منڈی میں قیمت 660 روپے فی 40 کلوگرام کے قریب رہی۔ گندم کے مجموعی عالمی استعمال کا اندازہ 640 ملین ٹن کے قریب ہے جو کہ سال 2007-08 کے گندم کے استعمال سے 26 ملین ٹن زیادہ ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک کی منڈیوں میں گندم کی آمد مختلف سیزن میں ہوتی ہے۔ جن کے اوقات درج ذیل گوشوارے میں دیئے گئے ہیں۔

ملک	بجائی کا وقت	منڈی میں آنے کے اوقات
امریکہ	ستمبر تا اکتوبر	مئی تا جون
کینیڈا	یکم مئی تا یکم جون	اگست تا اکتوبر
آسٹریلیا	مئی تا جون	اکتوبر تا دسمبر
یورپین ممالک جرمنی، فرانس، انگلینڈ	اکتوبر تا نومبر	جولائی تا اگست
روس	اگست تا اکتوبر	جولائی تا اگست
چین	ستمبر تا اکتوبر	مئی تا جون
پاکستان، بھارت	نومبر تا دسمبر	مئی تا جون

اوپر دیئے گئے گوشوارے سے ظاہر ہے کہ گندم کو برآمد کرنے والے بڑے ممالک میں گندم زیادہ تر اگست سے اکتوبر کے دوران برداشت کی جاتی ہے جبکہ گندم کے استعمال کے بڑے ممالک جن میں پاکستان، بھارت اور چین شامل ہیں میں گندم مئی سے جون کے دوران برداشت ہوتی ہے۔ انہی اوقات کے دوران (مئی سے جون) گندم کو برآمد کرنے والے بڑے ممالک میں گندم کاشت کی جارہی ہوتی ہے۔

سفارشات

☆ حکومت کو چاہیئے کہ اگر اُس نے گندم برآمد کرنا ہے تو مئی سے جون کا عرصہ اس کی گندم کو برآمد کرنے کا بہتر وقت ہوگا کیونکہ اس عرصہ کے دوران عالمی منڈی میں گندم کی رسد میں کمی ہوتی ہے اور قیمتیں بہتر ملنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اور کبھی ضرورت پڑے تو گندم کو اگست سے ستمبر کے دوران درآمد کیا جائے۔ کیونکہ اس عرصہ کے دوران گندم برآمد کرنیوالے بڑے ممالک میں گندم کی برداشت ہورہی ہوتی ہے۔ اور عالمی منڈی میں گندم کی بہتر رسد کی وجہ سے عمومی طور پر قیمتیں کم ہوتی ہیں۔

☆ محکمہ خوراک حکومت پنجاب نے سال 2008-09 میں 6 ملین ٹن گندم خریدی تھی جس میں 5.3 ملین ٹن گندم مورخہ 31-10-2009 تک متعلقہ محکمہ کے پاس موجود تھی۔ گندم کے موجودہ ذخائر آنے والے دنوں میں ملکی ضرورت سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ حکومت کو گندم کی قیمت کے علاوہ اُس پر ذخیرہ کے دوران اخراجات بھی برداشت کرنا پڑتے ہیں جو کہ ایک اندازہ کے مطابق 3600 روپے فی میٹرک ٹن ہیں۔ جبکہ گندم کی نئی فصل آنے میں 6 ماہ باقی ہیں لہذا حکومت کو چاہیئے کہ اس کے برآمد یا مناسب استعمال کی بروقت پالیسی مرتب کرے۔

☆ حکومت پنجاب کو چاہیئے کہ گندم کو ذخیرہ کرنے کے ذرائع میں اضافہ کریں۔

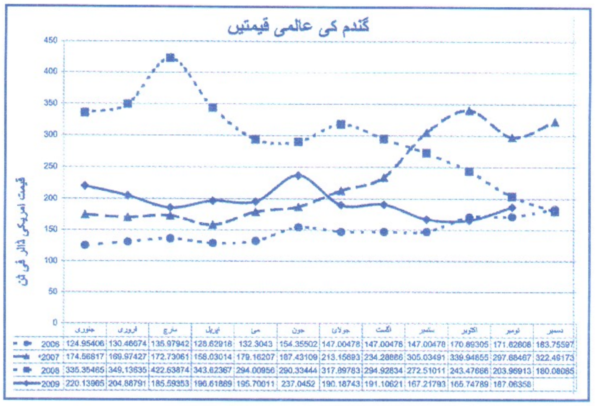

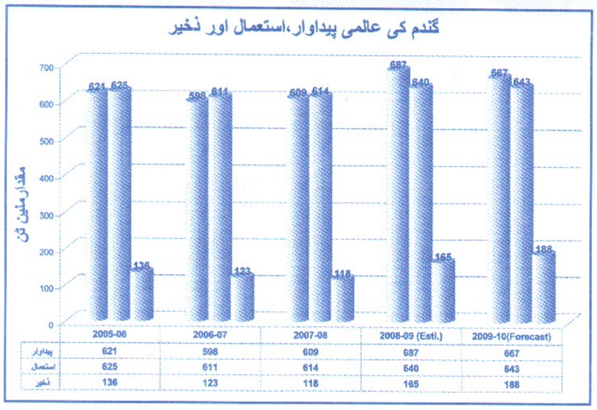

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 2436 روپے فی سوکلوگرام رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ ستمبر کی 2428 روپے فی سوکلوگرام قیمت سے 0.34 فیصد زیادہ رہی یہ اضافہ گندم کی بوائی شروع ہونے کی وجہ سے اس کی طلب میں اضافے کی وجہ سے ہوا۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں کی نسبت 13.50 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔ درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ اکتوبر، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر(2008) سے موازنہ
لاہور	2375	2406	2250	-1.29	6.93
فیصل آباد	2481	2413	2117	2.82	14.00
سرگودھا	2438	2513	2122	-2.98	18.44
ملتان	2491	2408	2127	3.45	13.21
گوجرانوالہ	2450	2359	2053	3.86	14.91
اوکاڑہ	2369	2439	2033	-2.87	19.95
راولپنڈی	2438	2463	2304	-1.02	6.89
رحیم یارخان	2445	2420	2105	1.03	14.99
اوسط	2436	2428	2139	0.34	13.50

مکئی

سال 2008-09 کے دوران مکئی 2662.9 ہزار ایکڑ پر کاشت کی گئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 2.47 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ مکئی کی مجموعی پیداوار 3578.9 ہزار ٹن رہی جو کی پچھلے سال 2008-09 کے مقابلے میں 0.72 فیصد کم ہے۔ مکئی پاکستان میں پیدا کی جانے والی اجناس میں گندم اور چاول کے بعد تیسری بڑی فصل ہے۔ پنجاب میں 1320.6 ہزار ایکڑ پر اس کی کاشت ہوئی جس سے 2623.1 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ مکئی کی پیداوار میں پنجاب کا حصہ 73.29 فیصد ہے۔ 1990-91 سے لے کر 2007-08 تک اس کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ 1990-91 کی مکئی کی مجموعی ملکی پیداوار میں سال 2007-08 تک 204 فیصد اضافہ ہوا۔ گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کے مابین فرق دکھایا گیا ہے۔

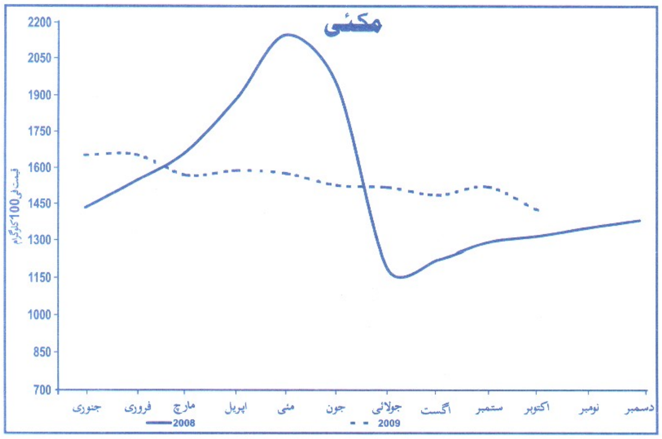

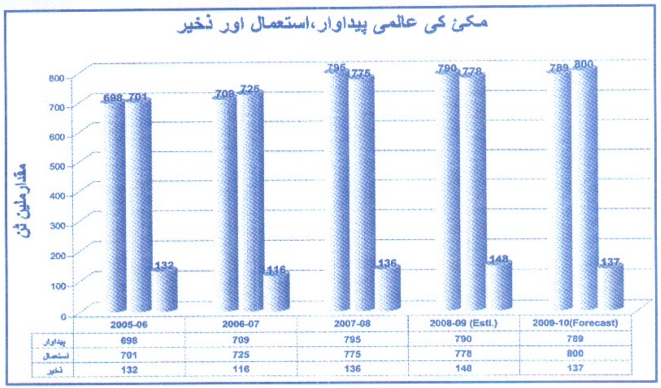

دنیا میں پیدا کی جانے والی تمام اجناس میں پیداوار کے لحاظ سے مکئی کا شمار پہلے نمبر پر کیا جاتا ہے۔ جبکہ امریکہ مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار میں پہلے نمبر پر ہے اور سالانہ 332 ملین ٹن سے زیادہ مکئی پیدا کرتا ہے۔ دنیا میں امریکہ مکئی کی عالمی پیداوار کا 42.31 فیصد پیدا کرتا ہے۔ چین، برازیل، میکسیکو، ارجنٹائن اور انڈیا بالترتیب مکئی کی پیداوار 19.36، 6.57، 2.86، 2.77، 2.13 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں اور چھٹے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں مکئی زیادہ تر صوبہ پنجاب اور سرحد میں کاشت کی جاتی ہے۔ سال 2007 کے دوران مکئی کی پیداوار میں پاکستان دنیا میں 29 ویں نمبر پر تھا۔ انٹرنیشنل گرین کونسل کی اکتوبر کی رپورٹ کے مطابق مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار سال 2008-09 میں 790 ملین ٹن رہی۔ جو کہ سال 2007-08 کی مکئی کی مجموعی عالمی پیداوار سے 5 ملین ٹن کم ہے۔ سال 2008-09 کے دوران عالمی سطح پر مکئی کا استعمال 778 ملین ٹن کے قریب رہا۔

دنیا میں مکئی کی نئی آنے والی فصل 2009-10 کا اندازہ 789 ملین ٹن لگایا جا رہا ہے۔ جو کہ پچھلے سال کے تقریباً قریب تر ہے۔ امریکہ میں اس سال مکئی کی ریکارڈ پیداوار ہونے کا اندازہ ہے۔ جو کہ 330 ملین ٹن کے قریب متوقع ہے۔ اور پچھلے سال 2008 کی نسبت 23 ملین ٹن زیادہ ہو گی۔ لیکن عالمی مارکیٹ میں مکئی کی قیمتوں میں اکتوبر کے دوران بڑھنے کا رجحان رہا۔ سال 2007-08 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں مکئی کی پیداوار 3604.7 ہزار ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال سے 16.72 فی صد زیادہ ہے۔

عالمی منڈی میں مکئی کی قیمتیں جون 2009 کے بعد ستمبر تک مسلسل گرنے کا رجحان رہا۔ جبکہ ستمبر سے اکتوبر تک ان میں اضافہ دیکھا گیا جو کہ دیئے گئے گراف سے واضح ہے۔

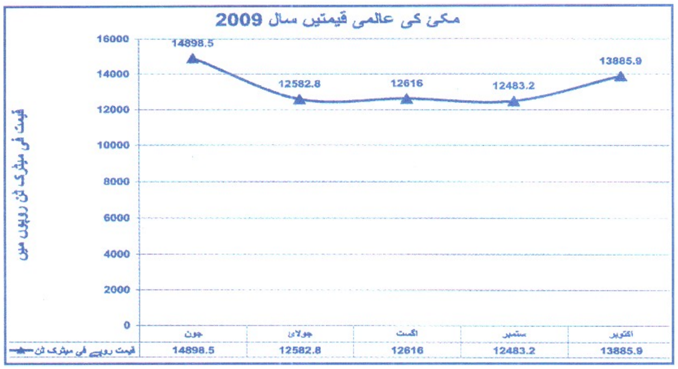

سفارشات

☆ عالمی منڈی میں مکئی کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان پایا جاتا ہے لہذا کاشتکار بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنی مکئی کے سودے کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لیں۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1428 روپے فی سو کلوگرام رہی۔ جو کہ گذشتہ ماہ کی 1525 روپے فی سو کلوگرام قیمت سے 6.40 فیصد کم رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں کی نسبت 13.03 فیصد کمی دیکھنے میں آئی۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2008) سے موازنہ
لاہور	1413	1510	1708	-6.42	-11.61
فیصل آباد	1344	1560	1729	-13.85	-9.78
سرگودھا	1489	1529	1635	-2.62	-6.50
ملتان	1538	1573	2052	-2.23	-23.35
گوجرانوالہ	1500	1315	1756	14.07	-25.12
اوکاڑہ	1324	1556	1649	-14.91	-5.63
راولپنڈی	1450	1684	1740	-13.90	-3.20
رحیم یار خان	1363	1475	1760	-7.59	-16.19
اوسط	1428	1525	1754	-6.40	-13.03

چاول سپر باسمتی

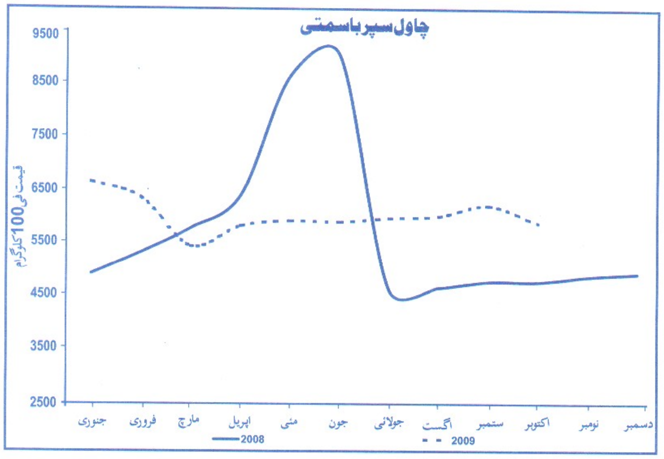

سال 2008-09 کے دوران پاکستان میں چاول 7320 ہزار ایکڑ پر کاشت کی گئی جس سے 6952 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ چاول کی مجموعی ملکی رقبہ میں پچھلے سال کی نسبت 17.76 فیصد اضافہ جبکہ چاول کی ملکی پیداوار میں 24.96 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ جبکہ پنجاب میں چاول 4887 ہزار ایکڑ رقبہ پر کاشت کیا گیا۔ جس سے 3642.65 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ چاول کی پیداوار میں پنجاب کا حصہ 52.40 فیصد ہے۔ پاکستان میں چاول گندم کے بعد دوسری بنیادی خوراک کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ چاول کی اہمیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے حکومت نے اری 6 کی مداخلتی قیمت 600 روپے، باسمتی سپر کی قیمت 1250 جبکہ باسمتی 385 کی قیمت 1000 روپے فی من مقرر کردی گئی ہے۔ مزید یہ کہ مارکیٹ کے مقرر کردہ نرخوں پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کیلئے پاسکو دھان کی خریداری کرے گی۔ حکومت کی طرف سے پاسکو کو دس لاکھ ٹن دھان خریدنے کا ٹارگٹ دیا گیا ہے۔

جس کے تحت پاسکو نے دھان کی خریداری شروع کردی ہے۔ پاکستان میں چاول کا فی کس ماہانہ استعمال 1.03 کلوگرام ہے۔ پاکستان چاول کی عالمی پیداوار میں 1.27 فیصد حصہ کے ساتھ بارہویں نمبر پر ہے۔ لیکن پاکستان باسمتی چاول کی پیداوار میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان باسمتی چاول کی برآمد سے ہر سال خاطر خواہ زرمبادلہ کماتا ہے۔ پاکستان میں چاول سب سے زیادہ برآمد کی جانے والی جنس بن چکا ہے۔ پاکستان کی معیشت میں چاول 1.3 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ چاول پاکستان کے مجموعی زرمبادلہ میں 11 فیصد حصہ رکھتا ہے۔ سال 2008-09 میں پاکستان نے 2560,112 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا جس کی مالیت 1986,813 (ہزار امریکی ڈالر) ہے۔ جس میں باسمتی چاول کا حصہ 33.00 فیصد تھا۔ چاول کی مجموعی ملکی برآمد میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 8.87 فیصد کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ 2008-09 کے دوران 868,577 میٹرک ٹن باسمتی چاول برآمد کیا گیا جس کی مالیت 1034831 ہزار امریکی ڈالر تھی۔ باسمتی چاول کی برآمد پچھلے سال 2007-08 کے مقابلے میں 23.68 فیصد کم رہی اور مالیت کے لحاظ سے بھی 3.18 فیصد کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ سال 2008-09 کے دوران باسمتی چاول کی برآمدی اوسط یونٹ قیمت 1191.41 (000امریکی ڈالر) فی میٹرک ٹن رہی جو کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں 26.86 فیصد زیادہ تھی۔ سال 2009-10 میں جولائی سے ستمبر تک پاکستان نے چاول کی مجموعی برآمد 578116 میٹرک ٹن کی۔ جبکہ اس کی مالیت 399621 ہزار امریکی ڈالر تھی۔ پچھلے سال اسی عرصہ کے مقابلہ میں مقدار کے لحاظ سے 4.49 فیصد زیادہ ہے۔ جبکہ مالیت کے لحاظ سے برآمد میں 35.69 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ کیونکہ عالمی منڈی میں چاول کی قیمت میں نمایاں کمی دیکھی گئی ۔ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں باسمتی چاول کی عالمی قیمتوں کا واضح اثر دیکھا گیا۔ گراف میں رواں سال اور گذشتہ سال رائج قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

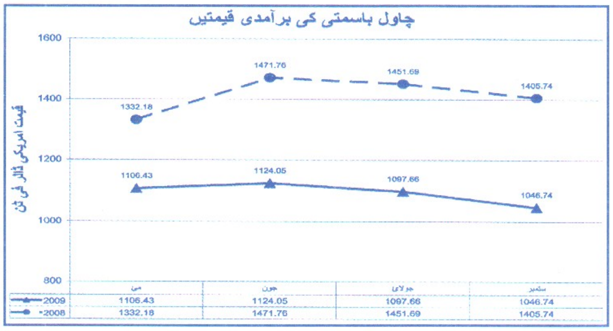

ستمبر	جولائی	جون	مئی	
1046.74	1097.66	1124.05	1106.43	2009
1405.74	1451.69	1471.76	1332.18	2008

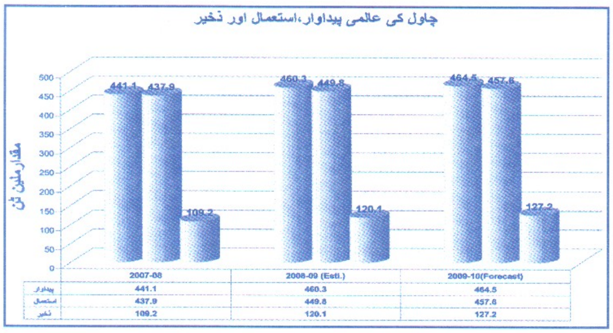

2009-10(Forecast)	2008-09 (Esti.)	2007-08	
464.5	460.3	441.1	پیداوار
457.6	449.8	437.9	استعمال
127.2	120.1	109.2	ذخیر

چاول دنیا میں مکئی کے بعد سب سے زیادہ پیدا کی جانے والی فصل ہے۔ سال 2007 کے اعداد و شمار کے مطابق چاول کی پیداوار میں چین 28.70 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ انڈیا، انڈونیشیا، بنگلہ دیش چاول کی مجموعی عالمی پیداوار میں 21.65، 8.75، 6.68 فیصد حصہ کے ساتھ بالترتیب دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ چاول کی عالمی پیداوار اور اس کے سالانہ استعمال کا موازنہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ 2007-08 میں چاول کی مجموعی عالمی پیداوار 441.1 ملین ٹن کے قریب تھی جبکہ نئی آنے والی فصل 2009-10 کا اندازہ 464.5 ملین ٹن لگایا گیا ہے جو کہ سال 2007-08 کی چاول کی مجموعی عالمی پیداوار سے 5.30 فیصد زیادہ ہے۔

سفارشات

☆ پاسکو نے پچھلے سال مقامی منڈی سے دھان کی خریداری کی تھی جس سے دھان کی قیمتوں میں استحکام برقرار رہا لہٰذا حکومت کو چاہیئے کہ اس سال پاسکو کے ساتھ ساتھ ٹریڈنگ کارپوریشن کو بھی دھان کی خریداری میں شامل کرے۔

☆ حکومت کو چاہیئے کے خریداری کے ساتھ ساتھ چاول کی فوری برآمد پر بھی توجہ دے تاکہ چاول کی بروقت برآمد سے زرمبادلہ کمایا جاسکے اور ذخیرہ کے دوران اضافی اخراجات سے بچا جاسکے۔

☆ حکومت پنجاب اگلے سال کے لئے محکمہ خوراک کو مناسب ہدایات دے تاکہ اگلے سال دھان کی خریداری کے لئے محکمہ خوراک مناسب اقدامات کرسکے۔

☆ محکمہ زراعت مارکیٹنگ ونگ اپنے کاشتکار بھائیوں کو دھان کی بہتر سنبھال اور مونجی میں نمی کے کنٹرول کے لیے کرایے کی بنیادوں پر دھان کے مکینیکل ڈرائر مہیا کرنے کا پروگرام رکھتا ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینے میں گزشتہ ماہ ستمبر کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں کمی آئی جو کہ 5.30 فیصد رہی۔ جبکہ گزشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں سے 19.55 فیصد کمی ہوئی مقامی منڈیوں میں باسمتی چاول کی قیمتوں میں کمی پچھلے سال کی نسبت چاول کی زیادہ پیداوار اور باسمتی چاول کی برآمد میں کسی حد تک کمی کی وجہ سے ہوئی۔ عالمی منڈی میں چاول کی گرتی ہوئیں قیمتوں کا اثر مقامی منڈی میں چاول کی قیمتوں میں نمایاں دیکھا جاسکتا ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر(2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر(2008) سے موازنہ
لاہور	6213	5438	7938	14.25	-31.49
فیصل آباد	5229	5679	7042	-7.92	-19.5
سرگودھا	5271	6164	7313	-14.49	-15.71
ملتان	5656	6156	7510	-8.12	-18.03
گوجرانوالہ	5742	6150	6988	-6.63	-11.99
اوکاڑہ	6258	6794	7486	-7.89	-9.24
راولپنڈی	6408	6875	8667	-6.79	-20.67
رحیم یار خان	6463	6630	9067	-2.52	-26.88
اوسط	5905	6236	7751	-5.30	-19.55

چاول اری

عالمی منڈی میں چاول کی گرتی ہوئی قیمتوں کا اثر مقامی منڈیوں میں واضع دیکھا جا سکتا ہے۔ سال 09-2008 میں مئی سے ستمبر تک چاول اری کی اوسط برآمدی قیمت 793.24 امریکی ڈالر فی ٹن رہی۔ جبکہ اسی عرصہ کے دوران چاول اری کی برآمدی اوسط قیمت کم ہو کر 566.76 امریکی ڈالر فی ٹن ہوگئی۔ جو کہ نیچے دیئے گئے گراف سے واضع ہے۔ اسی طرح انٹر نیشنل گرین کونسل کی اکتوبر کی رپورٹ کے مطابق عالمی منڈی میں چاول (تھائی 100 فیصد گریڈ B) کی قیمتوں میں جولائی سے لیکر اکتوبر تک مسلسل کمی دیکھنے میں آ رہی اور اس کی قیمت 575 امریکی ڈالر فی ٹن سے کم ہو کر 520 امریکی ڈالر فی ٹن ہوگئی۔ سال 09-2008 کے دوران پاکستان نے 1691535 میٹرک ٹن چاول اری برآمد کیا جس کی کل مالیت 951,980 ہزار امریکی ڈالر تھی۔ جبکہ سال 08-2007 کے دوران 1671055 میٹرک ٹن چاول برآمد کیا گیا جس کی مالیت 767200 ہزار امریکی ڈالر تھی۔

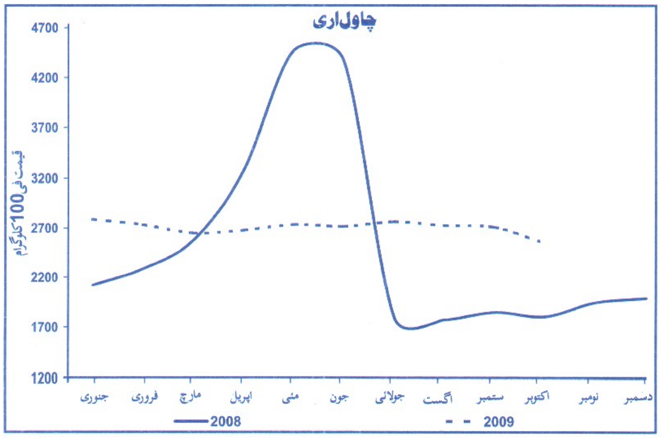

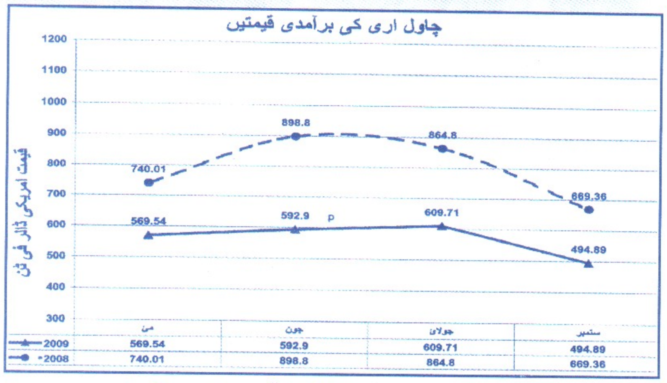

پاکستان میں اری چاول کی زیادہ تر کاشت صوبہ سندھ میں ہوتی ہے۔ جو کہ چاول اری کی مجموعی ملکی پیداوار کا تقریباً 75 فیصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔ صوبہ پنجاب اری چاول کی پیداوار میں 18 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ اری چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔ چاول کی کل برآمد میں اری کا حصہ تقریباً 66.00 فیصد سے زیادہ ہے۔ سندھ میں چاول کے بڑے اضلاع لاڑکانہ، نواب شاہ اور شکار پور ہیں۔ پچھلے سال 2007-08 کی نسبت اس سال 2008-09 میں چاول کی پیداوار میں 24.96 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ نئی فصل 2009-10 کے منڈی میں آنے سے اور عالمی منڈی میں چاول کی قیمتوں میں نمایاں کمی کی وجہ سے مقامی منڈی میں چاول کی قیمتوں میں پچھلے سال کی قیمتوں کے تناسب سے کافی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔ جیسا کہ گراف میں واضع ہے۔

اس ماہ صوبہ پنجاب کی بیشتر بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ گزشتہ ماہ ستمبر میں چاول اری کی اوسط قیمت 2709 روپے فی سوکلوگرام تھی جو ماہ اکتوبر میں کم ہو کر 2549 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ اور شرح کمی 5.92 فیصد رہی۔ جبکہ گذشتہ سال ستمبر کے مقابلہ میں شرح کمی 15.42 فیصد ہے۔ چاول کی قیمتوں میں یہ کمی نئی فصل کی منڈی میں آنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر(2008) سے موازنہ
لاہور	2532	2550	3412	-0.71	-25.26
فیصل آباد	2438	2550	3143	-4.39	-18.88
سرگودھا	2300	2800	3125	-17.86	-10.40
ملتان	2258	2808	2865	-19.59	-1.99
گوجرانوالہ	2685	2700	3284	-0.56	-17.78
اوکاڑہ	2750	2655	3108	3.58	-14.58
راولپنڈی	2725	2667	3508	2.17	-23.98
رحیم یار خان	2700	2940	3175	-8.16	-7.40
اوسط	2549	2709	3203	-5.92	-15.42

چینی سفید

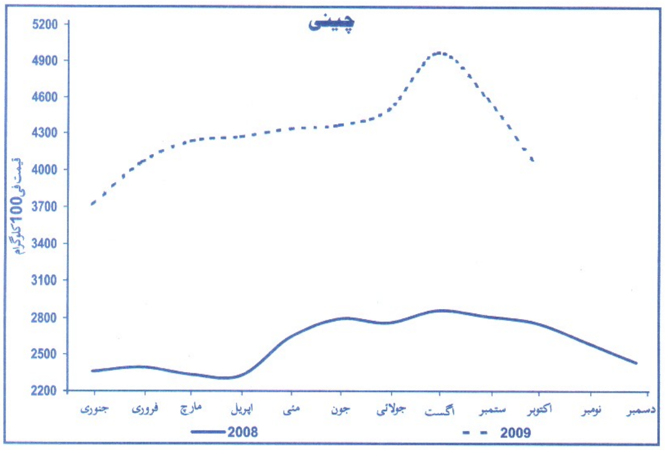

گنا پاکستان میں ایک نقد آور فصل ہے۔ پاکستان میں چینی بنانے کا بڑا ذریعہ گنے کی فصل ہے۔ گنے سے نہ صرف چینی بلکہ چپ بورڈ اور کاغذ بھی بنایا جاتا ہے۔ پاکستان میں گنے کی فصل مجموعی معیشت کا 0.7 فیصد حصہ رکھتی ہے۔ چینی کے موجودہ بحران سے نمٹنے کے لئے حکومت نے نئی شوگر پالیسی 2009-10 کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کے مطابق صوبہ سندھ میں یکم نومبر سے کرشنگ سیزن کا آغاز کر دیا گیا جبکہ صوبہ پنجاب میں 15 نومبر سے گنے کی کرشنگ شروع ہو جائے گی اور پھر مارکیٹ میں نئی چینی آنا شروع ہو جائے گی اس وقت چینی کی ہماری ملکی ضرورت 4.2 ملین ٹن ہے توقع ہے کہ رواں سیزن میں تین ملین ٹن چینی پیدا ہو سکے گی اس طرح ایک ملین ٹن سے زائد کی کمی آ سکتی ہے۔ جیسے پورا کرنے کے لیے ایک ملین ٹن چینی درآمد کی جائے گی جس میں سے پانچ لاکھ ٹن خام چینی اور پانچ لاکھ ٹن ریفائنڈ چینی شامل ہوگی۔ گڑ کی تیاری کی اجازت ہوگی لیکن برآمد نہیں کیا جا سکے گا۔ گنے کے کاشتکار مل مالک کی فراہم کردہ پرچی (CPR) پر کسی بھی

بینک سے رقم حاصل کرسکیں گے۔ سال 09-2008 کی گنے کی فصل سال 08-2007 کے مقابلہ میں 21.7 فیصد کم رہی۔ اس کی بنیادی وجہ شوگر ملوں کی طرف سے رقم کی ادائیگی میں تاخیر اور پانی کی کمی ہے۔ جس کی وجہ سے چینی کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت زیادہ ہیں۔ ملک میں 80 کے قریب شوگر ملز کام کر رہی ہیں۔ جبکہ صوبہ پنجاب میں اِس وقت 42 شوگر ملیں موجود ہیں۔ پاکستان میں چینی کا فی کس ماہانہ استعمال 1.31 کلوگرام ہے۔ صوبہ پنجاب گنے کی مجموعی ملکی پیداوار کا 63 فیصد حصہ پیدا کرتا ہے۔ گراف میں پنجاب کی مقامی منڈیوں میں سفید چینی کی اس سال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ کیا گیا ہے جبکہ گراف نمبر 2 میں چینی کی عالمی منڈی میں اپریل 2009 سے اکتوبر 2009 تک ماہانہ اوسط قیمت دیکھائی گئی ہے۔

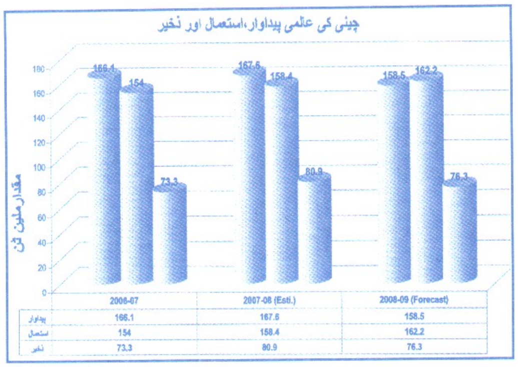

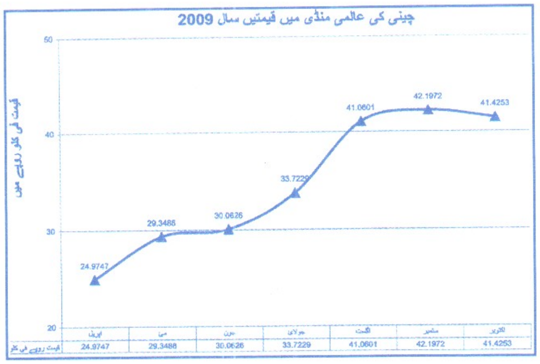

گنے کی فصل دنیا میں بہت سے ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ سال 2007 کے عالمی اعداد و شمار کے مطابق برازیل 33.00 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت اور چین بالترتیب 22.82 اور 6.82 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور تیسرے نمبر پر ہیں۔ جبکہ پاکستان 3.51 فیصد حصہ کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہے۔ سال 09-2008 میں گنا 1029 (000) ہیکٹر پر کاشت کیا گیا جو کہ پچھلے سال کی نسبت 17.1 فیصد کم ہے۔ چینی کی عالمی پیداوار اور اس کے سالانہ استعمال کا موازنہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ 07-2006 میں چینی کی مجموعی عالمی پیداوار 166.1 ملین ٹن کے قریب تھی جبکہ 09-2008 کے اندازہ کے مطابق چینی کی عالمی پیداوار کم ہو کر 158.5 ملین ٹن ہوگئی۔ جو کہ سال 07-2006 کی چینی کی مجموعی عالمی پیداوار سے 4.58 فیصد کم ہے۔ جو کہ دیئے گئے گراف سے واضع ہے۔

سفارشات

☆ اس سال گنے کی پیداوار پچھلے سال کی نسبت 1 ملین ٹن کم ہونے کا اندیشہ ہے اور ایک اندازے کے مطابق چینی کی پیداوار بھی ملکی ضرورت سے 1 ملین ٹن کم ہونے کی توقع ہے لہذا حکومت کو چاہیئے کہ مناسب راشن بندی سے چینی کو عوام کے لئے مہیا کروائے۔

اکتوبر کے دوران حکومت کی طرف سے ذخیرہ اندوزی کے خلاف بروقت اقدامات اور بہتری حکومتی کنٹرول کی وجہ سے صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی۔ جبکہ پچھلے مہینے کی نسبت شرح کمی 12.25 فیصد دیکھنے میں آئی۔ ستمبر میں چینی کی قیمت 4592 روپے فی سوکلوگرام تھی جو ماہ اکتوبر میں کم ہو کر 4029 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اکتوبر کے مقابلے میں موجودہ قیمت میں شرح اضافہ 29.80 فیصد رہا یہ اضافہ پاکستان میں گنے کی کم پیداوار کی وجہ سے ہوا۔ رسد و طلب کو متوازن رکھنے اور چینی کی قیمتوں کے استحکام کیلئے حکومت نے چینی کو بیرون ممالک سے درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق گنے کی پیداوار ٹارگٹ سے ایک ملین ٹن کم ہونے کا اندیشہ ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال کے ماہ اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر(2009) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اکتوبر(2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر(2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2008) سے موازنہ
لاہور	4000	4575	3533	-12.57	29.51
فیصل آباد	4014	4595	3503	-12.64	31.19
سرگودھا	3900	4624	3553	-15.66	30.13
ملتان	4037	4633	3483	-12.86	33.00
گوجرانوالہ	4092	4600	3529	-11.04	30.34
اوکاڑہ	4067	4531	3536	-10.24	28.15
راولپنڈی	4138	4570	3602	-9.45	26.89
رحیم یارخان	3987	4608	3564	-13.48	29.29
اوسط	4029	4592	3538	-12.25	29.80

چناسیاہ

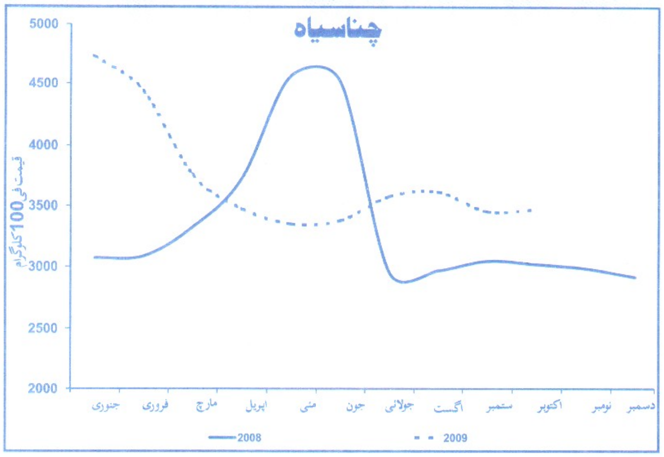

چنے کی پیداوار میں پچھلے سال کی نسبت 60 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ چنے کا شمار موسم ربیع کی بڑی فصلوں میں ہوتا ہے۔ سال 09-2008 کے دوران چنے کی فصل کی پیداوار کا ٹارگٹ 652 ہزار ٹن لگایا گیا تھا مگر بہتر موسم اور وقت پر بارشوں سے اس کی پیداوار 760 ہزار ٹن کے قریب پہنچ گئی اور پچھلے سال کی مجموعی پیداوار 475 ہزار ٹن کے مقابلے میں 60 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ سال 09-2008 میں چنے کے زیر کاشت رقبہ 1094 ہزار ہیکٹر تھا۔ سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں چنے کی پیداوار میں صوبہ پنجاب 81.64 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، جبکہ سندھ، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 5.47,9.61 اور 3.26 فیصد حصے کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں پیدا ہونے والی مجموعی چار دالوں میں سے دو دالیں جن میں چنا اور مونگ شامل ہیں کی پیداوار میں ہمارا ملک خود کفیل ہے۔ پاکستان میں دالوں کی کاشت میں چنا سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کم آمدنی والا طبقہ اپنی لحمیات کی ضروریات چنا سے پوری کرتا ہے۔ چنا بطور خوراک لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔ انٹرنیشنل کروپ ریسرچ انسٹیٹوٹ کے مطابق چنے میں 23 فیصد حیاتین، 64 فیصد لحمیات، 5 فیصد چربی اور 6 فیصد فائبر پایا جاتا ہے۔ سیاہ چنا پوری دنیا میں 53 کے قریب ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے بھارت اس کی پیداوار میں 64.10 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ پاکستان 9.04 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 5.62 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان میں چنا زیادہ تر بارانی علاقے میں کاشت کیا جاتا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ اس کے زیر کاشت رقبہ میں کوئی خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا اور اس کی پیدوار کا مجموعی انحصار بارشوں پر ہے۔ بروقت بارشیں چنے کی پیداوار میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ پاکستان میں چنے کا فی کس استعمال 0.20 کلوگرام ماہانہ ہے۔ پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چنا سرفہرست ہے۔ اور اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب۔ میانوالی، سرگودھا اور چکوال میں ہوتی ہے۔ صوبہ کی کل پیداوار میں 44 فیصد حصہ کے ساتھ بھکر پہلے نمبر اور خوشاب 27.8 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ گراف میں چناسیاہ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چنے کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ ستمبر میں چنے کی قیمت 3456 روپے فی سوکلوگرام تھی۔ جو اکتوبر کے مہینے میں 0.46 فیصد اضافے کے ساتھ 3472 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ چنے کی کاشت شروع ہونے کی وجہ سے چنے کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان دیکھا جا رہا ہے۔ لیکن 09-2008 میں چنے کی زیادہ پیداوار کی وجہ سے گزشتہ سال اکتوبر کے مقابلے میں 26.25 فیصد کم رہی۔ درج ذیل گوشوارہ میں چناسیاہ کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2008) سے موازنہ
لاہور	3440	3430	4870	0.29	-29.57
فیصل آباد	3163	3607	4398	-12.31	-17.98
سرگودھا	3131	3604	4208	-13.12	-14.34
ملتان	3189	2990	4445	6.66	-32.73
گوجرانوالہ	3667	3650	4730	0.47	-22.83
اوکاڑہ	3683	3365	4890	9.45	-31.19
راولپنڈی	3550	3376	4668	5.15	-27.67
رحیم یار خان	3950	3624	5280	9.00	-31.36
اوسط	3472	3456	4686	0.46	-26.25

ماش

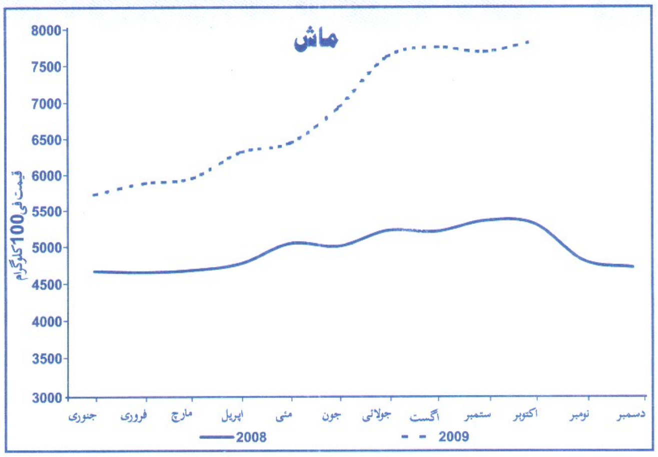

سال 09-2008 کے دوران ماش 77.85 ہزار ایکڑ رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے ماش کی مجموعی 13.7 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال 08-2007 کے مقابلے میں 20.8 فیصد کم تھی۔ جبکہ اس کے زیر کاشت رقبہ میں کمی 3.1 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ ہمارے زرعی سائنسدانوں کو چاہیئے کے ماش کی پیداوار میں کمی کی وجوہات کا پتہ چلائیں تا کہ اس کی پیداوار میں اضافہ کر کے ملک کا قیمتی زرمبادلہ جو کہ ان دالوں کی درآمد پر خرچ ہوتا ہے بچایا جا سکے۔ سال 08-2007 کے دوران پاکستان نے ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے 336.0 (000 ٹن) دالیں درآمد کیں جن کی کل مالیت 12689.3 ملین روپے تھی۔ سال 91-1990 سے لیکر سال 08-2007 تک ماش کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار کا موازنہ کیا جائے تو ظاہر ہوگا کہ اس دال کے زیر کاشت رقبہ اور پیداوار میں اضافے کی بجائے خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے۔ اس عرصہ کے دوران اس سال کے زیر کاشت رقبہ میں 58 فیصد کمی جبکہ اس کی پیداوار میں 52 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ لہذا اس کی پیداوار ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ ہمارے کسان بھائیوں کو چاہیئے کہ ماش کی کاشت پر خصوصی توجہ دیں تا کہ ہمارا ملک اس دال کی پیداوار میں خود کفیل ہو اور ملکی زرمبادلہ کی بچت ہو سکے۔ ماش موسم خریف کی فصل ہے۔ پیداوار کے لحاظ سے ماش کا شمار (موسم خریف کی دالوں میں) دوسرے نمبر پر ہوتا ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب ماش کا بڑا پیداواری صوبہ ہے اور ماش کے زیر کاشت کل رقبہ کا تقریباً 80.31 فیصد سے زائد پنجاب میں کاشت ہوتا ہے۔ شمالی پنجاب میں ناروال، سیالکوٹ اور راولپنڈی اسکے بڑے پیداواری اضلاع ہیں جبکہ جنوبی پنجاب میں زیادہ تر ڈیرہ غازی خان میں ماش کی فصل کاشت کی جاتی ہے۔ سال 08-2007 کے اعدادوشمار کے مطابق پنجاب میں 82.31 (ہزار ایکڑ) پر ماش کاشت کی گئی جس سے 11.8 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 10.61 فیصد کم ہے۔ ماش کی ملکی پیداوار ملک کی ضروریات کے مطابق ناکافی ہے اور اس کمی کے باعث ہر سال بیرون ممالک سے ماش درآمد کرنا پڑتی ہے۔۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقوامی پیداوار پر ہے۔ گراف میں ماش کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

صوبہ پنجاب کی بڑی منڈیوں میں اکتوبر کے مہینہ میں ماش کی اوسط قیمت گزشتہ ماہ کی قیمت 7688 روپے سے بڑھ کر 7822 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی اور شرح اضافہ 1.74 فیصد رہا اور اسی طرح گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں سے 44.35 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماش کی اکتوبر، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی فیصد قیمتوں کا موازنہ دکھایا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2008) سے موازنہ
لاہور	8646	8279	5646	4.43	46.64
فیصل آباد	7646	8504	5250	-10.09	61.98
سرگودھا	7200	7642	5140	-5.78	48.68
ملتان	7587	6630	5175	14.43	28.12
گوجرانوالہ	8617	7948	5200	8.42	52.85
اوکاڑہ	6163	6113	5286	0.82	15.65
راولپنڈی	8517	8700	5608	-2.10	55.13
رحیم یار خان	8200	7689	5302	6.65	45.02
اوسط	7822	7688	5326	1.74	44.35

مسور

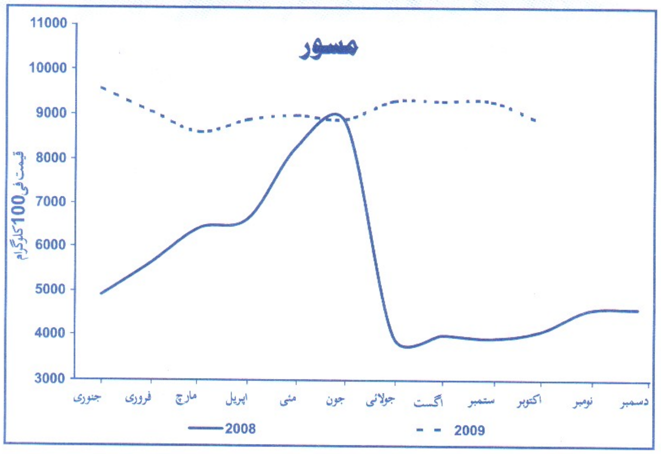

سال 09-2008 کے دوران مسور کی مجموعی ملکی پیداوار میں اضافہ دیکھا گیا۔ پاکستان میں مسور کی دال 72.15 ہزار ایکڑ رقبہ پر کاشت کی گئی اور اس سے ملک کو 21.1 ہزار ٹن مسور کی پیداوار حاصل ہوئی۔ جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 44.5 فیصد زیادہ ہے۔ سال 91-1990 سے لیکر سال 08-2007 کے دوران مسور کے زیرِ کاشت رقبہ اور اس کی پیداور کا موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ زیر کاشت رقبہ میں کمی کے ساتھ ساتھ اس کی پیداوار میں بھی خاطر خواہ کمی واقع ہوئی ہے اور زیر کاشت رقبہ میں کمی 52 فیصد جبکہ پیداوار میں کمی 46 فیصد تک ریکارڈ کی گئی۔ دالوں کی سب سے زیادہ پیداوار بالترتیب بھارت، کینیڈا، چین اور برازیل میں ہوتی ہے۔ مسور دنیا میں 52 کے قریب ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ جس میں بھارت پیداوار کے لحاظ سے 36.141 فیصد کے ساتھ پہلے جبکہ کینیڈا 17.29 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 14.98 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان مسور کی عالمی پیداوار میں 0.54 فیصد حصہ کے ساتھ تیرواں نمبر پر ہیں۔ ماہ اکتوبر میں مقامی منڈیوں میں مسور کی دال کی قیمت میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس کمی کا رجحان بھارت کی منڈیوں میں بھی دیکھا گیا۔ پاکستان میں سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق موسم ربیع میں کاشت ہونے والی دالوں میں مسور کا شمار چنے کے بعد کیا جاتا ہے۔ بارانی علاقوں میں اسے اکتوبر کے دوران بویا جاتا ہے جبکہ نہری اور زیادہ زرخیز علاقوں میں اسکی بوائی نومبر تک ہوتی ہے۔ جبکہ منڈیوں میں مسور کی دال کی دستیابی مارچ اور اپریل کے مہینوں میں ہوتی ہے۔ مسور کی مجموعی پیداوار ملکی ضروریات کے لئے ناکافی ہے جس کی وجہ سے اسے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں اس کے بڑے پیدواری اضلاع راولپنڈی، چکوال اور نارووال ہیں۔ مسور کی کل ملکی پیداوار میں پنجاب 49.3 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے نمبر پر جبکہ سندھ 20.54 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔ مسور کی مقامی پیداوار منڈی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے ناکافی ہے۔ اس لئے طلب و رسد کے مابین توازن برقرار رکھنے کے لئے اسکو زیادہ تر کینیڈا، بھارت اور آسٹریلیا وغیرہ سے درآمد کیا جاتا ہے۔ لہذا اس کی قیمتوں کا انحصار بین الاقومی منڈی پر ہوتا ہے۔ گراف میں مسور کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

مسور کی اوسط قیمت پچھلے ماہ کے مقابلہ میں 4.67 فیصد کم رہی۔ گذشتہ ماہ ستمبر میں اوسط قیمت 9326 روپے فی سوکلوگرام تھی جو کہ ماہ اکتوبر میں کم ہوکر 8890 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ جبکہ گزشتہ سال اکتوبر کے مقابلے میں 8.36 فیصد کم ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مسور کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر(2009) کی قیمتیں	اکتوبر(2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر(2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر(2008) سے موازنہ
لاہور	8379	8938	9896	-6.25	-9.68
فیصل آباد	8031	9304	10188	-13.68	-8.67
سرگودھا	7688	9012	10588	-14.69	-14.88
ملتان	8615	9444	10006	-8.78	-5.62
گوجرانوالہ	9058	9690	10367	-6.52	-6.53
اوکاڑہ	9633	9263	9475	3.99	-2.24
راولپنڈی	9817	9346	10217	5.04	-8.52
رحیم یار خان	9900	9610	10679	3.02	-10.01
اوسط	8890	9326	10177	-4.67	-8.36

مونگ

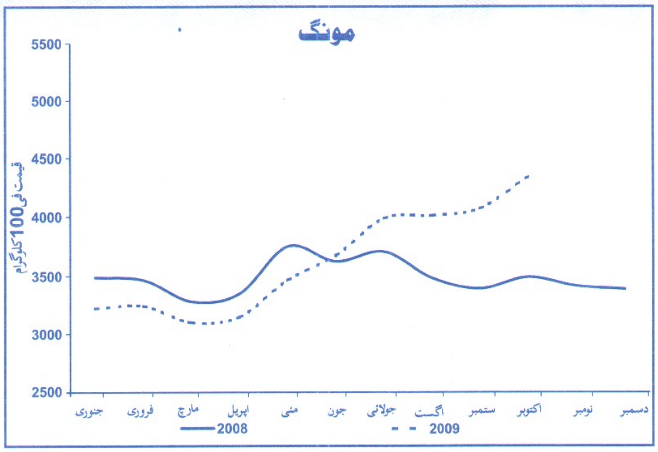

سال 09-2008 کے دوران مونگ 571.07 ہزار ایکڑ رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے ملک کو 157.4 ہزار ٹن پیداوار حاصل ہوئی۔ جبکہ پچھلے سال کے مقابلے میں اس کی پیداوار میں 11.9 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس کمی کی وجہ اس دال کے زیر کاشت رقبہ میں کمی ہے۔ جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 6 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔ مونگ دال کی پچھلے اٹھارہ سال 91-1990 سے لیکر 08-2007 تک کی پیداوار اور اس کے زیر کاشت رقبہ سے موازنہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آئی گی کہ اس دال کے زیر کاشت رقبہ میں 73 فیصد اور اس کی پیداور میں 214 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان میں مونگ دال کا فی کس استعمال 0.09 کلوگرام ماہانہ ہے۔ مونگ دالوں میں رقبہ اور پیداوار کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔ سال 08-2007 کے اعداد و شمار کے مطابق اس کی پیداوار کا بڑا حصہ 86.32 فیصد صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتا ہے۔ صوبہ پنجاب میں بھکر، میانوالی، لیہ، جھنگ، سرگودھا اور خوشاب مونگ پیدا کرنے والے بڑے اضلاع ہیں۔ مونگ کی مقامی پیداوار ملکی ضروریات کو بخوبی پورا کرتی ہے اس لئے اسے درآمد کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ گراف میں مونگ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

اکتوبر میں پنجاب کی بڑی منڈیوں میں مونگ کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ گذشتہ ماہ اوسط قیمت 4080 روپے فی سو کلوگرام تھی جو اس ماہ بڑھ کر 4351 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ اس طرح شرح اضافہ 6.63 فیصد رہا جبکہ گذشتہ سال اکتوبر کے مقابلے میں شرح اضافہ 20.72 فیصد رہا۔ اس دال کی قیمتوں میں اضافہ بھارت کی بھی منڈیوں میں دیکھا گیا۔ بھارت کی منڈیوں میں اس دال کی قیمتوں میں اضافہ 17 فیصد تک ریکارڈ کیا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں ماہ اکتوبر کی قیمتوں کا، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2008) سے موازنہ
لاہور	4800	4066	3854	18.05	5.50
فیصل آباد	4217	4157	2934	1.44	41.68
سرگودھا	4141	4048	3034	2.30	33.42
ملتان	4521	3842	3421	17.67	12.31
گوجرانوالہ	4233	4450	3438	-4.88	29.45
اوکارہ	4100	3608	3274	13.64	10.20
راولپنڈی	4450	4277	3698	4.04	15.66
رحیم یا خان	4343	4192	3385	3.60	23.84
اوسط	4351	4080	3380	6.63	20.72

پیاز

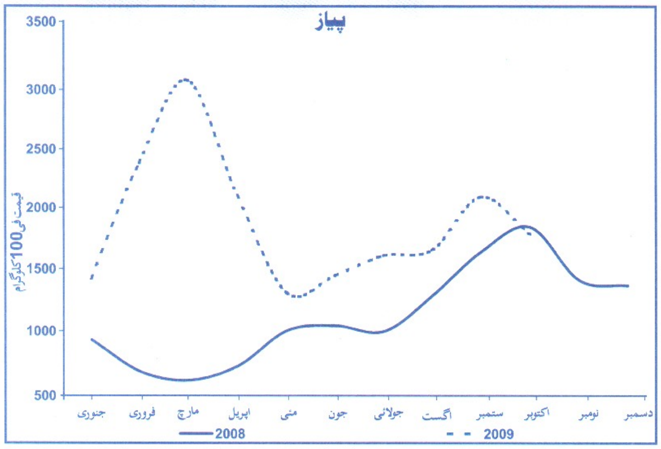

سال 2008-09 کے دوران پیاز کی کاشت 328.90 ہزار ایکڑ پر کاشت کی گئی جس سے ملک کو 1922.9 ہزار ٹن پیاز کی پیداوار حاصل ہوئی۔ جو کہ پچھلے سال 2007-08 کے مقابلے میں 4.6 فیصد کم تھی۔ مقامی منڈیوں میں پیاز کی قیمتوں میں کمی کا رجحان پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ان دنوں میں پیاز کوئٹہ کے ساتھ ساتھ سندھ سے بھی آنا شروع ہو جاتا ہے لہذا قیمتوں میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ پاکستان نے سال 2008-09 میں عرصہ جولائی سے مئی تک 5416 (ہزار امریکی ڈالر) کا پیاز برآمد کیا۔ اس کی زیادہ مقدار افغانستان، ملائشیا، سعودی عریبہ، قطر اور کینیڈا وغیرہ کو برآمد کیا گیا۔ سال 2007 کے عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے اعداد و شمار کے مطابق پیاز کی مجموعی عالمی پیداوار 644.47 ملین ٹن ہے۔ اس کی مجموعی عالمی پیداوار میں چین 31.88 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بھارت ، امریکہ ، پاکستان اور ترکی بالترتیب 3.26,5.59,12.68 اور 2.76 فیصد حصہ کے ساتھ بالترتیب دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہیں۔ پیاز کا استعمال دنیا میں کھانے کی بہت سی ڈیشنز میں کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے کھانے کی لذت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ دنیا کے بہت سے ممالک تقریباً 141 ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے۔ سال 2007-08 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق سندھ 38.95 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے جبکہ بلوچستان، پنجاب اور سرحد بالترتیب 12.93,36.84 اور 11.27 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پاکستان میں پیاز کا فی کس ماہانہ استعمال 0.94 کلوگرام ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں میں مختلف دنوں میں پیاز کی کاشت کی جاتی ہے۔ صوبہ سندھ سے پیاز کی آمد نومبر سے اپریل تک، پنجاب سے مئی سے لے کر جولائی تک۔ سرحد سے اگست سے لے کر اکتوبر تک، بلوچستان سے دو فصلیں اگست سے اکتوبر اور اکتوبر سے نومبر تک حاصل ہوتی ہیں۔ پاکستان میں پیاز کی زیادہ تر پیداوار صوبہ سندھ اور بلوچستان سے حاصل ہوتی ہے۔ صوبہ پنجاب میں پیاز کی کاشت ربیع میں کی جاتی ہے اور مئی سے جولائی تک پنجاب کی مقامی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔ گراف میں پیاز کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

ماہ اکتوبر میں پیاز کی قیمتیں گزشتہ ماہ کے مقابلہ میں کم رہیں۔ ستمبر کے دوران اوسط قیمت 2085 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ اکتوبر میں کم ہو کر 1781 روپے فی سو کلوگرام ہو گئی۔ اس طرح شرح کمی 14.58 فیصد رہی جبکہ گذشتہ سال اکتوبر کے مہینہ کے مقابلے میں پیاز کی قیمتوں میں شرح اضافہ 17.11 فیصد ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر(2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2008) سے موازنہ
لاہور	1742	2200	1717	-20.82	28.16
فیصل آباد	1725	2033	1600	-15.15	27.06
سرگودھا	1797	2308	1913	-22.14	20.68
ملتان	1658	1950	1754	-14.97	11.16
گوجرانوالہ	1708	2050	1767	-16.68	16.04
اوکاڑہ	1858	1965	1858	-5.45	5.74
راولپنڈی	1898	2079	1892	-8.71	9.90
رحیم یار خان	1860	2092	1740	-11.09	20.23
اوسط	1781	2085	1780	-14.58	17.11

آلو

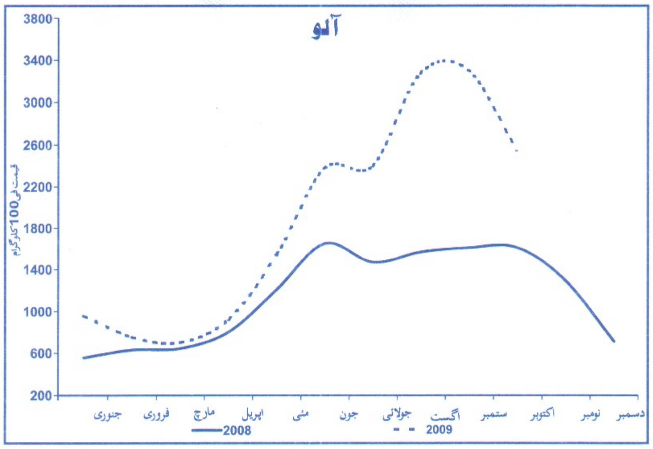

سال 2008-09 کے دوران آلو کی کاشت 368.44 ہزار ایکڑ پر کی گئی۔ جس سے 2542.7 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کی نسبت 0.2 فیصد زیادہ رہی۔ مقامی منڈیوں میں آلو کی قیمتوں میں کمی کا رجحان ہے کیونکہ پنجاب کی نئی فصل منڈی میں آنے کو تیار ہے لہذا آنے والے دنوں میں آلو کی قیمتیں مزید کم ہونگیں۔ ملک میں سبزیوں میں آلو سب سے زیادہ برآمد کی جانے والی سبزی ہے۔ سال 2008-09 میں عرصہ جولائی سے مئی تک 38,664 (ہزار امریکی ڈالر) کی برآمد کی گئی۔ اس کی زیادہ مقدار افغانستان، ملائشیا، سعودی عریبہ، قطر، کینیڈا اور سنگاپور کو برآمد کی گئی۔ عالمی ادارہ خوراک وزراعت کے اعداد وشمار کے مطابق آلو تقریباً 157 کے قریب ممالک میں کاشت کیا جاتا ہے۔ دنیا میں سال 2007 کے اعداد وشمار کے مطابق آلو کی مجموعی پیداوار 321.73 ملین ٹن تھی۔ آلو کی مجموعی عالمی پیداوار میں چین 22.39 فیصد حصہ کے ساتھ سرفہرست ہے جبکہ روس 11.43 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور بھارت 8.17 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان آلو کی عالمی پیداوار میں 0.82 فیصد حصہ کے ساتھ اکیسویں نمبر پر ہے۔ اگر پاکستان کی مجموعی ملکی پیداوار کا جائزہ لیں تو آلو کی مجموعی ملکی پیداوار یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس فصل کے زیر کاشت رقبہ اور اس کی مجموعی ملکی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ سال 1990-91 سے لیکر سال 2007-08 تک آلو کے زیر کاشت رقبہ میں 114 فیصد اور اس کی پیداوار میں 237 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی فی ایکڑ پیداوار میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ سال 2007-08 کے دوران پاکستان نے 24719 ہزار امریکی ڈالر کا آلو برآمد کیا جو کہ پچھلے سال 2006-07 کے مقابلہ میں 14.51 فیصد کم تھی۔ آلو نشاستے کا ایک اہم ماخذ ہے اس کے علاوہ اس میں معدنی نمکیات اور حیاتین کی بھی کافی اچھی مقدار پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں آلو کا فی کس ماہانہ استعمال 1.18 کلوگرام ہے۔ پاکستان میں اس کی زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب سے حاصل ہوتی ہے۔ پاکستان میں آلو کی کل پیداوار میں پنجاب 94.03 فیصد حصہ کے ساتھ سرفہرست رہا۔ نومبر سے جون تک صوبہ پنجاب کی فصل منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔ صوبہ سرحد میں آلو کی دو فصلیں کاشت کی جاتی ہیں ایک فصل جولائی سے ستمبر اور دوسری اگست سے اکتوبر تک منڈی میں دستیاب ہوتی ہے۔ جبکہ بلوچستان سے آلو اکتوبر سے لیکر نومبر تک آتا ہے۔ اس وقت آلو پشاور اور کوئٹہ سے آرہا ہے۔ گراف میں آلو کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

ستمبر کے دوران اوسط قیمت 3303 روپے فی سو کلوگرام تھی جو کہ کم ہو کر 2553 روپے فی سو کلوگرام ہو گی۔ اس طرح شرح کمی 22.71 فیصد رہی اور پچھلے سال ماہ اکتوبر کی نسبت آلو کی قیمتوں میں 120.81 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ درج ذیل گوشوارہ میں آلو کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2008) سے موازنہ
لاہور	2242	3192	1342	-29.76	137.91
فیصل آباد	2450	3058	1450	-19.88	110.90
سرگودھا	2771	3346	1553	-17.18	115.52
ملتان	2817	3350	1571	-15.91	113.26
گوجرانوالہ	2242	2946	1267	-23.90	132.58
اوکاڑہ	2742	3600	1325	-23.83	171.70
راولپنڈی	2213	3292	1871	-32.78	75.96
رحیم یار خان	2947	3642	1590	-19.08	129.06
اوسط	2553	3303	1496	-22.71	120.81

ٹماٹر

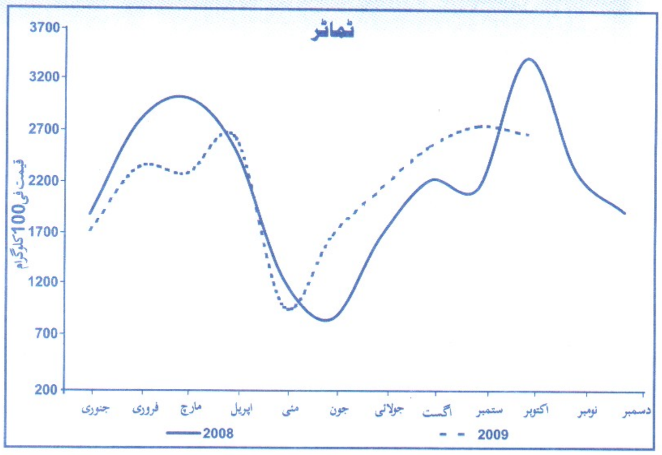

ٹماٹر کی فصل بہت ہی نازک فصل ہوتی ہے۔ موسم میں تھوڑی سی تبدیلی اس کی پیداوار پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔ بیشتر اوقات ملکی پیداوار کم ہونے کی صورت میں ٹماٹر باہر سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ اس سال صوبہ سرحد میں سیکورٹی کی صورتحال کی وجہ سے ٹماٹر کی کاشت پوری طرح سے نہ ہو سکی جسکی وجہ سے جو ٹماٹر ان دنوں میں صوبہ سرحد سے آنا تھا وہ پوری مقدار میں نہ آ سکا۔ لہذا سال 10-2009 میں جولائی سے اگست کے مختصر عرصہ میں پاکستان کو اپنی ملکی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے 981 ملین روپے کا ٹماٹر درآمد کرنا پڑا۔ جبکہ سال 09-2008 کے دوران 360 ملین روپے کا ٹماٹر درآمد کیا گیا۔ لہذا ٹماٹر کی پیداوار بڑھانے کے لئے ہمارے زرعی سائنسدانوں کو خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ تاکہ اس طرح کی غیر ضروری درآمد سے بچا جا سکے۔ سال 08-2007 کے دوران پاکستان نے 536.2 ہزار ٹن ٹماٹر پیدا کیا۔ پچھلے اٹھارہ سال کی ٹماٹر کی پیداوار کا موازنہ کیا جائے تو پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ سال 91-1990 سے لیکر 08-2007 تک ٹماٹر کے زیر کاشت رقبہ میں 155 فیصد اور اس کی پیداوار میں 151 فیصد اضافہ ہوا۔ عالمی ادارہِ خوراک وزراعت کے سال 2007 کے اعداد وشمار کے مطابق ٹماٹر کی مجموعی عالمی پیداوار میں چین 26.65 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، امریکہ 9.11 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور ترکی 7.86 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ جبکہ ٹماٹر کی عالمی پیداوار میں پاکستان 0.37 فیصد حصہ کے ساتھ 37 ویں نمبر پر ہے۔ سال 08-2007 کے دوران ٹماٹر کی کاشت 131.2 (000 ایکڑ) پر کی گئی جس سے 536.2 (ہزار ٹن) پیداوار حاصل ہوئی جو کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں 6.74 فیصد زیادہ ہے۔ ۔ٹماٹر کی سب سے زیادہ پیداوار صوبہ بلوچستان میں جبکہ صوبہ سرحد ٹماٹر کی پیداوار میں دوسرے نمبر پر ہے۔ صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ بالترتیب تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ صوبہ پنجاب کا ٹماٹر اپریل سے جون تک منڈی میں آتا ہے۔ جبکہ صوبہ سرحد سے ٹماٹر کی دو فصلیں اگست سے نومبر اور دسمبر کے مہینوں میں آتیں ہیں۔ بلوچستان کا ٹماٹر نومبر سے فروری تک اور ستمبر سے اکتوبر تک منڈیوں میں آتا ہے۔ اسی طرح صوبہ سندھ کا ٹماٹر دسمبر سے اپریل تک منڈی میں دستیاب ہوتا ہے۔ ٹماٹر سالن اور سلاد دونوں میں استعمال ہوتا ہے اسلئے اس کا ستعمال سارا سال ہوتا رہتا ہے۔ پاکستان میں ٹماٹر کا فی کس ماہانہ استعمال 0.36 کلوگرام ہے۔ اس وقت منڈی میں صوبہ سرحد کا ٹماٹر آ رہا ہے۔ سیکورٹی کے مسائل کی وجہ سے اس کی کاشت کے ساتھ ساتھ رسد بھی متاثر ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ٹماٹر کی قیمتوں میں اضافے کا رجحان ہے۔ گراف میں ٹماٹر کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

ستمبر میں ٹماٹر کی اوسط قیمت 2775 روپے فی سوکلوگرام رہی جو اس ماہ اکتوبر میں کم ہو کر 2702 روپے فی سوکلوگرام ہوگئی۔ اور شرح کمی 2.63 فیصد رہی۔ لیکن ٹماٹر کی قیمتیں پچھلے سال ماہ اکتوبر کی نسبت 6.49 فیصد زیادہ رہیں۔ درج ذیل گوشوارہ میں ٹماٹر کی اکتوبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال اکتوبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2008) سے موازنہ
لاہور	2533	3050	2733	-16.95	11.59
فیصل آباد	2950	2775	2733	6.31	1.52
سرگودھا	2611	3008	2758	-13.20	9.05
ملتان	2550	2358	2125	8.14	10.96
گوجرانوالہ	2408	2892	2600	-16.74	11.23
اوکاڑہ	3058	2796	3375	9.37	-17.16
راولپنڈی	2875	2934	2498	-2.01	17.48
رحیم یار خان	2633	2389	2027	10.21	17.86
اوسط	2702	2775	2606	-2.63	6.49

سرخ مرچ

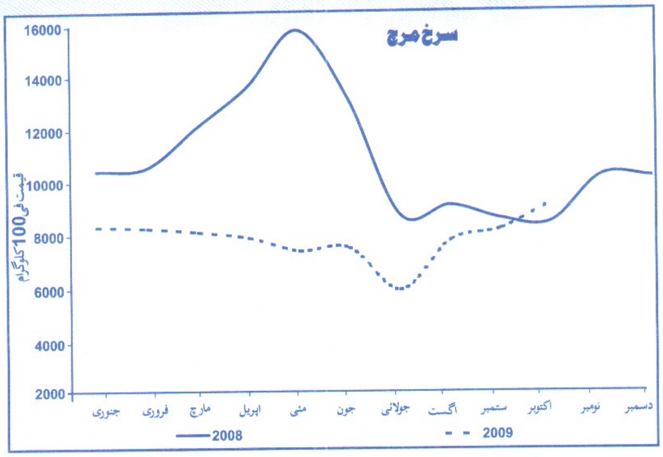

ل 2008-09 کے دوران مرچ کی فصل 130.72 (ہزار ایکڑ) پر کاشت کی گئی جس سے ملک کو مرچ کی مجموعی پیداوار 186.6 (ہزار ٹن) حاصل ہوئی۔ جو کہ پچھلے سال 2007-08 کی نسبت 60.7 فیصد زیادہ تھی۔ مگر سرخ مرچ کی مقامی پیداوار ملک کی ضروریات کے لئے ناکافی ہے لہذا مرچ زیادہ تر بھارت سے درآمد کرنا پڑتی ہے۔ عالمی ادارۂ خوراک وزراعت کے سال 2007 کے اعداد و شمار کے مطابق مرچ دنیا میں 65 کے قریب ممالک میں کاشت کی جاتی ہے۔ مرچ کی مجموعی عالمی پیداوار میں بھارت 32.06 فیصد حصہ ساتھ پہلے، چین 10.65 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے اور بنگلہ دیش 7.24 فیصد حصہ کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ جبکہ پاکستان مرچ کی پیداوار میں 5.54 فیصد حصہ کے ساتھ پانچویں نمبر پر ہے۔ پاکستان میں مرچ کا فی کس ماہانہ استعمال 84.79 گرام ماہانہ ہے۔ سال 2007-08 کے اعداد و شمار کے مطابقپاکستان میں مرچ کی پیداوار میں سندھ، پنجاب، بلوچستان اور سرحد بالترتیب 2.58,6.97,89.75 اور 0.68 فیصد حصہ کے ساتھ پہلے، دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ سندھ میں مرچ کی دو فصلیں کاشت کی جاتی ہیں پہلی فصل (خریف) ستمبر سے نومبر تک اور دوسری (ربیع) کی فصل فروری سے اپریل تک منڈیوں میں دستیاب ہوتی ہے۔ جبکہ صوبہ پنجاب کی مرچ کی فصل مئی سے اگست تک منڈیوں میں آتی ہے۔ مرچ کی پیداوار میں سندھ کا مجموعی ملکی پیداوار میں بڑا حصہ ہونے کی وجہ سے منڈی میں مرچ کی قیمتوں پر اس کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں مرچ کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ سندھ کی پیداوار پر منحصر ہوتا ہے اچھی پیداوار قیمتوں کو مستحکم رکھتی ہیں جبکہ کم پیداوار منڈی میں مرچ کی قیمتوں پر بُرا اثر ڈالتی ہیں۔ لیکن پنجاب کی مرچ کی پیداوار مقامی منڈی میں مرچ کی قیمتوں کو کچھ زیادہ متاثر نہیں کر پاتی۔ گراف میں امسال اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں ماہ ستمبر کے دوران اوسط قیمت 8172 روپے فی سو کلوگرام رہی جو کہ اکتوبر میں بڑھ کر 9143 روپے فی سو کلوگرام ہوگئی۔ مرچ کی قیمتوں میں اضافہ کی اوسط شرح 11.88 فیصد رہی جو گزشتہ سال اکتوبر کے مقابلہ میں 6.13 فیصد کم ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سرخ مرچ کی حالیہ اور گذشتہ سال کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت روپے/ 100 کلوگرام

منڈی	اکتوبر (2009) کی قیمتیں	ستمبر (2009) کی قیمتیں	اکتوبر (2008) کی قیمتیں	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا ستمبر (2009) سے موازنہ	اکتوبر (2009) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2008) سے موازنہ
لاہور	9646	7854	9475	22.82	-17.11
فیصل آباد	9188	7838	8225	17.22	-4.71
سرگودھا	8267	8167	7688	1.22	6.24
ملتان	8813	7825	8042	12.63	-2.69
گوجرانوالہ	9429	8230	9125	14.57	-9.81
اوکاڑہ	9133	8495	8188	7.51	3.76
راولپنڈی	9783	8364	9150	16.97	-8.59
رحیم یار خان	8883	8600	9754	3.29	-11.83
اوسط	9143	8172	8706	11.88	-6.13

16

زرعی اجناس کی درجہ بندی وقت کی اہم ضرورت

زرعی اجناس کی برداشت اور صفائی کے بعد درجہ بندی کا مرحلہ آتا ہے جو کہ زرعی اجناس کی مارکیٹنگ یعنی خرید وفروخت کے لئے نہایت اہم ہے۔ بیرون ملک میں سائز اور کوالٹی کے لحاظ سے پھلوں اور سبزیوں کی درجہ بندی کا عام رواج ہے۔ جس میں زیادہ تر مشینوں سے کام لیا جاتا ہے۔ جبکہ ہمارے ملک میں مشینوں کے ذریعے پھلوں اور سبزیوں کی درجہ بندی کا رواج بہت کم ہے۔ زیادہ تر ہمارے ہاں کسی سٹینڈرڈ یا گریڈ کے لحاظ سے پھلوں اور سبزیوں کی درجہ بندی نہیں کی جاتی بلکہ دیکھنے سے ہی سائز رنگ یا کوالٹی کے مطابق درجہ بندی کر لی جاتی ہے۔ یہ درجہ بندی عموماً ہاتھ سے بلحاظ درجہ اوّل، درجہ دوم اور درجہ سوم کی جاتی ہے۔

درجہ بندی کی اہمیت:

1) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس کی منڈی میں فروخت سے کاشت کار کو صحیح معاوضہ ملتا ہے۔

2) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس میں وہ تمام خصوصیات پائی جاتی ہیں جن کا اُن کو حامل ہونا چاہیے۔

3) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس صاف، ہم رنگ، بیماری اور کیڑوں کے حملہ سے پاک ہوتی ہیں۔

4) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس مضبوط، پکی ہوئی، صحیح نشو ونما والی اور کسی قسم کے ظاہری نقص سے پاک ہوتی ہیں۔

5) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس مٹی، تنکوں وغیرہ اور دیگر اشیاء جیسی الائشوں سے پاک ہوتی ہیں۔

6) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس ہم شکل اور اپنی قسم کے مطابق ہوتی ہیں۔

7) درجہ بندی سے زخم خوردہ، زیادہ پکے ہوئے، کچے، بدشکل، اور بہت چھوٹے چھوٹے پھل اور سبزیاں الگ ہو جاتی ہیں۔ اس سے معیاری اجناس نہ صرف خراب ہونے سے بچ جاتی ہیں بلکہ انکا درجہ بھی برقرار رہتا ہے۔

8) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس میں عمدہ اِمتزاج پایا جاتا ہے اور وہ نمایاں نظر آتی ہیں۔

9) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس کی قیمت کا تعین آسانی سے ہو سکتا ہے اور گاہک بغیر کسی بحث وتکرار کے بلحاظ درجہ اُن کی خرید پر مائل ہو جاتا ہے۔ اس طرح دکاندار اور گاہک کا وقت بھی بچ جاتا ہے اور دونوں میں اعتماد بحال رہتا ہے۔

10) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس زیادہ جاذب نظر اور غذائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور گاہکوں کے لئے خریداری کا صحت مندانہ رجحان پیدا کرتی ہیں۔

11) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس فوری طور پر برآمد کی جاسکتی ہے جس سے ہم ملکی زرعی اجناس بیرونی منڈی میں بھیج کر اپنی بہتر ساکھ اور اعلیٰ تاثر قائم کرتے ہوئے زیادہ زرمبادلہ کما سکتے ہیں۔

12) درجہ بندی کی ہوئی زرعی اجناس سے ہی ہم اپنے مال کے لئے بیرونی منڈیاں تلاش کر سکتے ہیں۔ چونکہ بیرونی منڈیاں زرعی اجناس کی خرید وفروخت میں درجہ بندی پر ہی انحصارِ کرتی ہیں۔

لہٰذا کاشتکار بھائیوں سے التماس ہے کہ زرعی اجناس کی درجہ بندی پر خصوصی توجہ دیں تا کہ بہتر درجہ بندی سے بہتر معاوضہ حاصل ہو سکے۔

محمد سعید ہاشمی

ڈائریکٹر زراعت (معاشیات وتجارت)

پنجاب، لاہور

گنے کی برداشت اور مارکیٹنگ

پاکستان میں گنے کی فصل چینی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے اور پاکستان میں کل 80 شوگر ملوں کا انحصار بھی اسی فصل پر ہے۔ پنجاب حکومت نے اس سال گنے کی قیمت 80 روپے/40 کلوگرام سے بڑھا کر 100 روپے/40 کلوگرام کردی ہے۔ تاکہ گنے کے کاشتکاروں کو اُن کی فصل کا بہتر معاوضہ مل سکے۔ لہذا گنے کی بہتر مارکیٹنگ سے کاشتکار اپنی فصل کا بہتر معاوضہ حاصل کرسکتے ہیں۔ گنے کے کاشتکاروں کو چاہیے کہ وہ درج ذیل باتوں کا خصوصی خیال رکھیں۔

(1) گنے کی کٹائی گنے کے مُڈھ کے قریب سے کریں تاکہ آنے والے سال میں فصل جڑ کے گڑووں کے حملے سے محفوظ رہے۔ گنا سطح زمین سے آدھا تا ایک انچ گہرا کاٹنے سے زیرزمین پڑی آنکھیں زیادہ صحت مند ماحول میں پھوٹتی ہیں اور آئندہ سال میں فصل بہتر پیداوار دیتی ہے۔

(2) بہتر معاوضہ حاصل کرنے کے لیگنے سے کھوری کو اچھی طرح سے صاف کریں اور گنےِ پر کھوری کو ہرگز نہ رہنے دیں۔

(3) گنے کی اوپر سے کٹائی اس طرح کریں کہ گنے کے اُوپر کے کچے سمے آگھ کے ساتھ ہی الگ ہوجائیں کیونکہ گنے کے اُوپر کے سموں میں چینی کی مقدار انتہائی کم ہوتی ہے۔ جبکہ کچے سموں سمیت آگھ جانوروں کی بہتر خوراک کے طور پر استعمال ہوسکتے ہیں۔

(4) کماد پر ایسی زہریں ہرگز استعمال نہ کریں جن کا اثر فصل کے تیار ہوجانے پر بھی گنے کے رس میں موجود رہے۔

(5) گنے کو کٹائی کے بعد کھیتوں میں کھوری وغیرہ سے ڈھانپ کر رکھیں تاکہ دھوپ سے گنے کا رس اور شکر کم نہ ہو اور کوشش کریں کہ گنا کاٹنے کے بعد جلد اِز جلد مل کو سپلائی ہوسکے۔

(6) گنے کو ٹرالی میں اُس کی گنجائش کے مطابق لوڈ کریں۔ گنجائش سے زیادہ وزن مختلف ٹریفک حادثات کا باعث بنتا ہے۔

(7) گورنمنٹ کی مقرر کردہ قیمت حاصل کرنے کیلئے گنے کو قریبی ملوں کو خود فروخت کریں کسی بھی قسم کے ایجنٹ یا بیوپاری کو ہرگز فروخت نہ کریں۔

(8) اچھا معاوضہ حاصل کرنے کیلئے حکومت کی سفارش کردہ گنے کی اقسام کاشت کریں ان میں شکر کی مقدار گنے کی غیر سفارش شدہ اقسام سے زیادہ ہوتی ہے۔

منڈی کے تازہ ترین نرخ سے آگاہ ہونے کیلئے ہماری ویب سائٹ

htt://www.amis.pk دیکھیں۔

کسی بھی قسم کی شکایت کے ازالہ کے لئے ٹال فری نمبر 0800-51111 پر رابطہ کریں

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس
محکمہ زراعت (مارکیٹنگ ونگ) حکومتِ پنجاب
21- ڈیوس روڈ لاہور۔ فون نمبر: 042-99201094-99204229